بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر حالات

خواجگان نقشبندیہ مجددیہ

باؤلی شریف ضلع گجرات

باجازت

حضرت مولانا محمد فاضل صاحب نقشبندی مجددی سجادہ نشین
ڈھانگری شریف ضلع میرپور آزاد کشمیر

زیر نگرانی

طالب دعا محمد اسحاق نقشبندی خلف خادم الفقراء مولانا حاجی غلام علی (مرحوم)
ساکن باؤلی شریف ضلع گجرات

ناشر

مکتبہ نسیم پرائم سکوائر جی ٹی روڈ ــ جہلم
فون ــ ۲۴۴

اشاعت بار اول فروری ۱۹۸۴ء

ہدیہ فی جلد ۲ روپے

مزارات حضرات باولیہ شریف
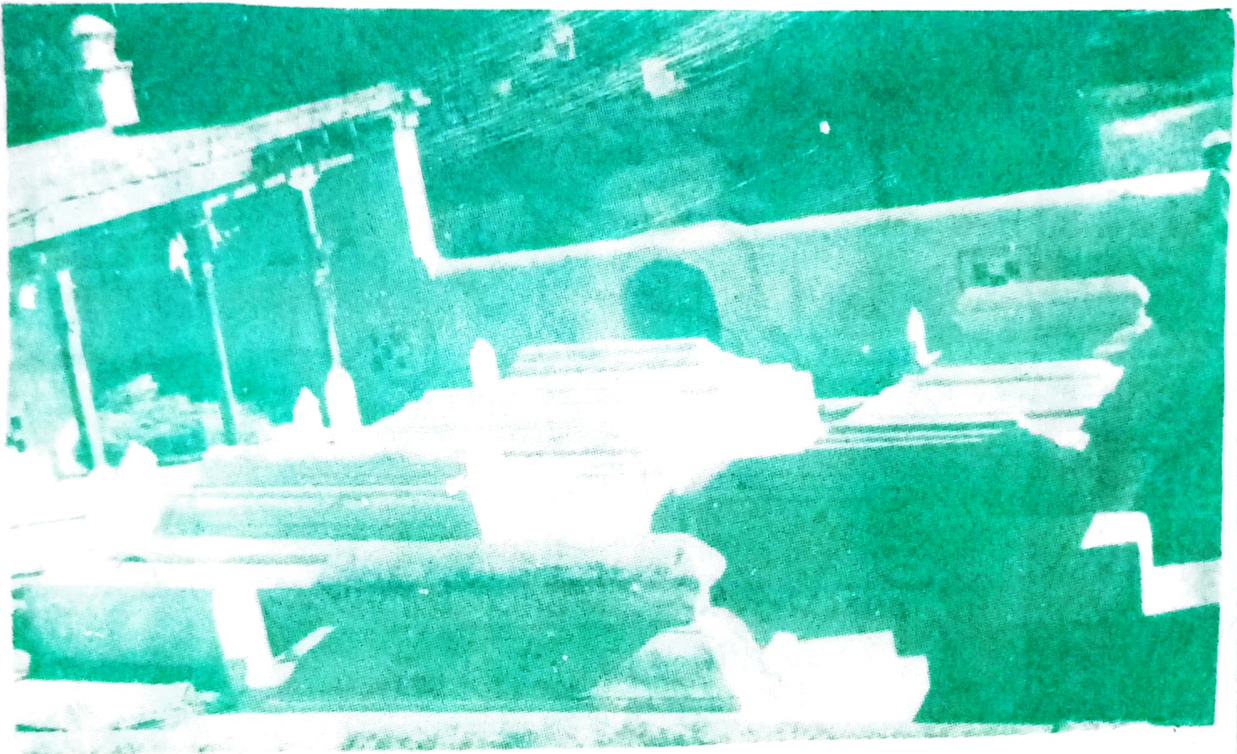
- مزار حضرت خواجہ خان عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت خواجہ محمد غوث صاحب رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت خواجہ میاں محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت صاحبزادہ میاں غلام دستگیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر حالات

خواجگان نقشبندیہ مجددیہ

باوُلی شریف ضلع گجرات

باجازت

حضرت مولانا محمد فاضل صاحب نقشبندی مجددی سجادہ نشین
ڈھانگری شریف ضلع میرپور آزاد کشمیر

زیر نگرانی

طالب دعا محمد اسحاق نقشبندی خلف خادم الفقراء مولانا حاجی غلام علی (مرحوم)
ساکن باوُلی شریف ضلع گجرات

ناشر

مکتبہ نسیم، پرائم سکوائر ریلوے روڈ جہلم
فون ۳۴۱-۱

اشاعت بار اول فروری ۱۹۸۴ء
ہدیہ فی جلد ۲ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ باولی شریف کے پیر و مرشد حضرت باوی خواجہ محمد نامدار رحمت اللہ علیہ نتھیال شریف کو اپنے پیر و مرشد حضرت باباجی صاحب خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ تیراہی ثم چوراہی سے جو نور محمدی حاصل ہوا آپ نے اطراف عالم کو اس سے منور فرمایا۔ فارسی نثر سے ملاحظہ کیجئے۔ فارسی نثر مولوی ظفر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ دربار عالیہ روپڑ شریف ...

القب ایشاں باوی صاحب نام محمد نامدار سرچشمہ فیض ہزار مظہر نور پروردگا ... ع مذہب حنفی داشتند وخرقہ خلافت وفیوض ظاہری و باطنی از حضرت خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ حاصل نمودہ۔ بموجب امر پیر روشن ضمیر خود در ہندوستان سیر کردہ و ہزارہا خلقت را راہ نمود۔ واپس آمدہ در ملک کشمیر سیر فرمودہ و چندان خلیفہ را صاحب ارشاد فرمودند۔ وفات ایشاں قبل از پیر روشن ضمیر شدہ در ماہ جمادی الاول در سنہ ۱۲۵۹ھ رحلت فرمودند

حضرت خواجہ محمد نامدار رحمتہ اللہ علیہ را چنداں خلیفہ صاحب ارشاد داشتند۔ اول خلیفہ خواجہ شیخ محمد بیو سکنہ روپڑ کلاں۔ دوم خلیفہ حضرت خواجہ فضل احمد سکنہ ہزارہ۔ سوم خلیفہ حضرت خواجہ محمد خان عالم صاحب باولی شریف۔ چہارم حضرت خواجہ حسین شاہ آلو مہار ضلع سیالکوٹ۔ پنجم ششم خواجہ حبیب اللہ و عبدالرحمٰن دہلی۔ ہفتم ہشتم خواجہ قاسم خان و شاہ محمد لدھیانہ۔ نہم خواجہ مرتضٰی رتوی۔ دہم خواجہ الٰہی بخش لدھیانہ۔ یازدہم، دوازدہم مولوی امام الدین، مولوی صدر الدین سرہند شریف۔ مولوی الٰہی بخش سکنہ قاضیاں۔ میاں محمد بخش ہندوستان۔ شاہ محمد سکنہ ملک پور۔ مولوی خدا بخش ملتانی۔ اخون احمد سکنہ ... اخون صاحب سکنہ ریاسی۔ محمد شاہ سکنہ ہٹلا پور۔ مولوی شیر محمد و مولوی خان ملک دال، مرتضٰی سکنہ رملہ۔ میاں سلام الدین، میاں رحیم الدین سکنہ کشمیر۔ ملنگ شاہ سہال الف دین سکنہ بکرتیال این خلفائی صاحب ارشاد بودند لیکن بندہ را ہمیں دستیاب شدند۔

واللہ اعلم بالصواب

[مہر] — حضرت مولانا محمد فاضل صاحب نقشبندی مجددی سجادہ نشین ڈھانگری شریف ضلع میرپور آزاد کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حالات حضرت اعلیٰ باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

باولی شریف

مولد و مسکن حضرت اعلیٰ خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ المعروف بہ باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ موضع کرڑی شریف جو جلالپور جٹاں سے کچھ میلوں کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں پر پیدائش ہوئی اور کچھ عرصہ وہاں پر قیام پذیر رہے۔ سن پیدائش معلوم نہیں ہوا۔

بیعت و خلافت اولیٰ حضرت ہادی محمد نامدار صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھیال شریف سے حاصل ہوئی

باولی کو شرف کیسے حاصل ہوا۔

حضرت باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دو پیر بھائی تھے۔ ایک آہن گر اور دوسرا گوجر مرد۔ ان کی سعی بلیغ سے آپ موضع باولی کو تشریف لا کر شرف شریف سے سرفراز۔ آپ بمعہ جمیع اہل و عیال و برادراں باولی شریف تشریف فرما ہوئے۔

خلافت ثانیہ آپ کو اپنے دادا پیر حضرت باباجی صاحب خواجہ نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ تیراہی تم چوراہی سے حاصل ہوئی۔ حضرت ہادی محمد نامدار صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۱۲۵۹ھ کو واصل بحق ہوئے۔ پھر باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ

علیہ اپنے پیرو مرشد کی مزارِ مقدس پر حاضری دے کر اپنے دادا پیر حضرت خواجہ نور محمد صاحب رحمت اللہ علیہ کا شرفِ دیدار اور فیوض و برکات حاصل کرتے۔ آپ کے دادا پیر اس وقت زندہ موجود تھے۔ آپ کے دادا پیر کا وصال سن ۱۲۸۶ھ میں ہوا۔

ادب و تعظیم

ایک مرتبہ باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمت اللہ علیہ نے کسی پیر بھائی سے وعدہ فرمایا تھا کہ تم آنا، ہم دونوں اپنے دادا پیر کی حاضری کے لئے چلیں گے لیکن آپ بوجہ مرض نارو عہ چلنے سے معذور تھے۔ فرمایا کہ میں تو معذور ہوں مجھے چلنا دشوار ہے اور تم ضرور دربار شریف چلے جاؤ۔ وہ کہنے لگا حضور آپ کو جب صحت ہوگی تو میں آپ کی معیت میں چلوں گا۔ فرمایا تمہارا نیک ارادہ ہے اس کو ضرور پورا کرو۔ وہ ڈٹ گیا کہ آپ کی معیت میں چلوں گا۔ پھر جناب خواجہ محمد خان عالم رحمت اللہ علیہ ہاتھوں کے بل راہی سفر ہوتے جب اپنے دادا پیر کی حدود میں پہنچے تو حضور باباجی صاحب خواجہ نور محمد رحمت اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر دستار خلافت سے نوازا اور پھر کچھ دنوں کے بعد دعائے خیر فرما کر واپسی کا حکم دیا اور بہت بڑا پھر عطا فرمایا جو ایک قسم کا سائبان تھا۔ اور سواری کے لئے گھوڑی عطا فرمائی۔ لیکن حضور کے ادب کا یہ تقاضا تھا کہ اپنے مشائخ کرام کی سواریوں کی لگاموں کو اونچا رکھتے کہ بے ادبی نہ ہو جاتے۔ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ کے کلیہ کے مطابق سواری پر سوار ضرور ہوتے ہوں گے۔

زُہد و کرامات

حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمت اللہ علیہ اکثر نمازِ عشاء کے بعد بحالتِ مراقبہ بیٹھ جاتے اور عشاء کے وضو سے ہی نمازِ تہجد اور نمازِ صبح ادا کرتے۔ حضرت میاں محمد بخش رحمت اللہ علیہ مصنف سیف الملوک سے روایت ہے کہ میں ابتدائے درویشی کے دوران میں باولی شریف حاضر ہوا۔ مسجد کے ایک کنارہ میں بیٹھ کر رات کو باباجی صاحب رحمت اللہ علیہ کی حالتِ مراقبہ کو دیکھتا رہا۔ پھر حضور نے نمازِ تہجد ادا کی، پھر حالتِ مراقبہ میں بیٹھ گئے۔ اسی اثنا میں چند خادم حاضر ہوئے کہ حضور لنگر کے لئے کچھ چیزیں خرید کرنی ہیں روپوں کی ضرورت ہے۔ حضور نے وہ دوپٹہ جس سے اپنی پیٹھ اور زانوؤں کو مراقبہ کی حالت میں باندھے ہوئے تھے، جھاڑا اس سے بہت سے روپے زمین پر گرے۔ خادموں نے اٹھائے پھر اپنے اس دوپٹہ سے پیٹھ اور زانو باندھ لئے۔ دوبارہ پھر خادم آئے کہ اور روپے درکار ہیں۔ حضور نے پھر دوپٹہ کو جھاڑا اور زمین

پر بہت سے روپے پیسے گرے۔ میاں صاحب رحمت اللہ علیہ نے تعجب کیا کہ دو بیڑہ خالی تھا روپے کہاں سے آ گئے پھر حضرت میاں صاحب رحمت اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مجھ پر انعامات ربی ہوئے۔ مدتوں بعد منزل مقصود پر فائز ہوا تو معلوم ہوا کہ سونا چاندی ہر دلوں پیسوں کے دریا ولیوں کے قدموں کے نیچے بہتے ہیں جہاں سے چاہتے ہیں چلو بھر لیتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ دورہ اشاعت شریعت و طریقت فرما رہے تھے کسی گاؤں میں قیام تھا کہ وہاں مسجد میں حلقہ ذکر فکر ہو رہا تھا کہ کسی کی گری پتھری کے مریض کے رونے چلانے کی آواز آ رہی تھی خادموں نے عرض کی کہ حضور گویا یہ بکرے کی مانند ذبح ہو رہا ہے حضور نے فوری طور پر "اللہ ھو" کی ضرب لگائی کہ پتھری نکل آئی۔ اور اس مریض کو روحانی ڈاکٹر نے بغیر اپریشن مرض سے نجات دلائی۔

حضرت حافظ کرم دین صاحب رحمت اللہ علیہ ساگری شریف علاقہ دینہ فرمایا کرتے تھے کہ باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمت اللہ علیہ کو نسبت صدیقیہ اس قدر قوی حاصل ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے کہ باولی شریف کی مسجد میں نماز پڑھا رہے ہیں۔

حضرت حافظ کرم دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمت اللہ علیہ کے مرید تھے اور حضرت باباجی صاحب رحمت اللہ علیہ سے بھی بے حد محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء بہت ہوئے ہیں۔

۱۔ حضرت سید پیر لطف شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ رواتڑہ شریف۔ میاں شاہ محمد صاحب ٹبر بن کہنہ
۲۔ حضرت مولوی صاحب بہٹی چک شریف۔
۳۔ حضرت مولوی صاحب خونی چک شریف۔
۴۔ حضرت حافظ جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ جنڈ شریف۔
۵۔ حضرت حافظ جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کنارہ والے۔
۶۔ حضرت حافظ جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ راجووال شریف۔

حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ کا وصال شریف ۳ ذوالحج ۱۲۸۸ھ کو ہوا۔

حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک کا اندازہ نہیں ہو سکا

کہ کتنے برس ہوئی کہ سن ولادت باسعادت نہیں ملا۔ حضور کے وصال شریف کے وقت حضور کے دونوں صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ منصب خلافت حاصل کر چکے تھے۔ اپنے والد بزرگوار کے وصال کے بعد دونوں بھائیوں نے اشاعتِ شریعت وطریقت میں ہمہ تن مصروف ہو کر فیوض و برکات کے دریا بہا دیئے۔ ان دونوں حضرات کی والدہ ماجدہ عابدہ، زاہدہ، ولیہ کاملہ تھیں۔ گویا کہ طالبان راہِ حق کو یہی معلوم ہوتا تھا کہ باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ زندہ موجود ہیں۔

مائی صاحبہ کا ظلِ شفقت طالبان خدا تعالیٰ پر بے حساب تھا۔ مائی صاحبہ کی سلام و حاضری کے لئے بڑے بڑے غوث و قطب حاضری دیتے رہے ہیں۔

حضرت قبلہ غوث زماں، قطب دوراں، سلطان العارفین، قدوۃ السالکین حضرت غریب النواز قاضی سلطان محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ صاحب آوان شریف اپنے پیرومرشد والیے صوات حضرت خواجہ عبدالغفور صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پرانوار کی حاضری کے لئے گھر سے روانہ ہوئے۔ جب کھاریاں کے جنگل میں سفر طے کر رہے تھے تو صاحب صوات حضرت خواجہ عبدالغفور صاحب علیہ الرحمت یا کسی دوسرے ولی نے باطنی فون سے ارشاد فرمایا کہ یہاں صوات شریف میں بھی ظاہری طور پر مائی صاحبہ کی حاضری و سلام ہوگا۔ اور باولی شریف میں بھی مائی صاحبہ ہیں۔ ان کی حاضری وادب واحترام بجا لا کر واپس چلے جاؤ۔ صوات شریف کا راستہ پرخطر ہے۔ غریب النواز صاحب آوان شریف رحمتہ اللہ علیہ نے باولی شریف حضرت باباجی صاحب محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری دی اور جس قدر تحفہ تحائف مائی صاحبہ صوات شریف کے لئے تھے وہ سب کے سب مائی صاحبہ باولی شریف کے پیش کر دیئے جناب مائی صاحبہ نے دعائے خیر فرمائی اور غریب النواز وہاں سے ہی واپس ہو گئے۔ مائی صاحبہ کے دونوں فرزند ارجمند باہر کہیں اشاعت شریعت وطریقت کے لئے گئے ہوئے تھے۔

حالات حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ فرزند اکبر جناب باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ باولی شریف

آپ حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں۔

حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کا سن پیدائش معلوم نہیں ہو سکا۔

بیعت

حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو برائے بیعت حاصل کرنے کے بمقام تیزی شریف علاقہ تیراہ شریف میں اپنے دادا پیر حضرت حضرت پیر خواجہ نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں روانہ کیا۔ باباجی صاحب خواجہ نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کو بیعت مسنونہ سے بھی سرفراز فرمایا۔ اور توجہات ظاہریہ و باطنیہ اور بے شمار فیوض و برکات سے مالامال فرماتے ہوئے خلعتِ خلافت بھی عطا فرمائی۔ حضرت قاضی عادل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ دین محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ المعروف بہ حضرت ملا صاحب نے حضرت صاحبزادہ محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو خلفائے حضرت باباجی صاحب خواجہ نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ میں درج کیا ہے۔ الوار تیراہی مطبوعہ سنہ ۱۹۱۰ مصنفہ قاضی عادل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ میں اس طرح مرقوم ہے۔ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے۔ حضور کا لطیفہ قلب ذکر و فکر کے سوز و گداز سے اس قدر وجد میں رہتا کہ اوپر سے سوراخ ظاہری جسم میں بھی آگیا تھا۔ حضرت کی بھی بے شمار کرامات ہیں۔

کرامات

مشتے خروار نمونہ۔ بعض تبرکاً درج ہیں۔

(۱) حضرت بہت بڑے جواد تھے۔ جود و عطا میں یکتائے زمانہ تھے۔ نقدی و مویشیات شیردار و بیل وغیرہ سائلین کو دے دیتے۔ ایک مرتبہ ایک علاقہ پہاڑ کا مقروض سائل آیا۔ اس نے اپنی حاجت ظاہر کی۔ حضور دورہ کے دوران میں تھے لیکن فوری طور پر گھر تشریف لے گئے۔ والدہ ماجدہ آپ کی موجود تھیں۔ ان کے پاپوش کو چوم کر آنکھوں سے لگایا اور عرض کی کہ ایک مقروض سائل آیا ہوا ہے اگر آپ اجازت فرمائیں تو اس کو شیردار بھینس دے دوں کہ اپنا قرضہ ادا کرے۔ مائی صاحبہ نے فرمایا کہ اجازت ہے دے دو۔ آپ نے سائل کو بھینس دے دی اور فرمایا کہ اس ہندو قرض خواہ کو کہہ دینا کہ یہ بھینس لے لو اور قرضہ سب کا سب اس کے عوض وصول کر لو ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔ ہندو نے اس بھینس کے عوض تمام قرضہ کی وصولی کر لی۔

(۲) حضور ایک مرتبہ دورہ میں تھے کہ ایک سنگی نے عرض کی کہ حضور میں مسکین و بے پر ہوں۔ یہاں کے ایک چوہدری صاحب مجھے بہت ستاتے رہتے ہیں۔ حضور نے جلالی طبع سے فرمایا کہ اس کو بلا لاؤ۔

وہ بیچارہ ڈرتا ڈرتا چلا گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ اپنے باغیچہ میں ہے۔ جب وہ سنگی اس کے سامنے ہوا تو سلام بھی ڈرتے ڈرتے پیش کیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ حضرت صاحب باولی شریف والے آپ کو یاد فرماتے ہیں۔ کہنے لگا تو چل میں آتا ہوں۔ جب وہ خادم واپس ہوا تو چوہدری صاحب گھر چلے گئے اور غسل کیا اور نئے کپڑے پہن کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے چہرہ انور سے چادر کو اٹھا کر اس کو دیکھنا شروع کیا۔ سر سے پاؤں تک اور پاؤں سے سر تک۔ دو تین مرتبہ دیکھا اور فرمایا کہ تو تو اچھا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ تمہارے ظلم و ستم کی کیسے آواز بلند ہوئی۔ عرض کرنے لگا حضور میں جیسا کیسا تھا تھا۔ لیکن اب توبہ کر کے حاضر ہوا ہوں۔ وہ شخص جب تک زندہ رہا، ذکرِ الٰہی کے جوش و خروش میں رہا۔ اس کے پاؤں کے پونچے زمین پر لگتے، ایڑیاں زمین سے نہیں لگتی تھیں ؎

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔

(۳)۔ ایک مرتبہ حافظ خواج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جوڑا شریف دو سنگی بغرض بیعت کرانے اپنے ہمراہ لائے۔ جب باولی شریف مسجد میں پہنچے تو حضرت باباجی صاحب خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ یا ملا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک صاحب صحن مسجد میں جلوہ گر تھے اور دونوں بھائی حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے اندرونی حصہ مسقف میں اپنے اپنے احباب کو الگ الگ حلقہ ذکر و فکر کرانے میں مصروف تھے۔ حضرت حافظ جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں سنگیوں کو حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کیا۔ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو اندرونی حصہ مسجد کے بگے شیر کے پاس لے جاؤ۔ بگے شیر سے مراد حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جب حضرت نے دونوں سنگیوں کو بیعت میں لیا تو ذکر و فکر میں اس قدر محو ہوتے کہ بیہوش ہو گئے۔ ان کو ہوش ہی نہیں آتی تھی۔ حضرت غوث زماں، قطب دوراں قبلہ غریب النواز صاحب آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ آپ کی شان میں یوں فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب لہندے والے بڑے مقبول الٰہی تھے۔ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو لہندے والے صاحب کہا جاتا ہے کہ آپ کا مکان شریف مغربی جانب تھا۔ اور حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو چڑھدے والے صاحب کہ ان کا مکان شریف مشرقی جانب تھا۔ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا البتہ ان کے وصال شریف کی تاریخ ۱۲ شعبان ۱۳۱۱ھ ہے۔ حضرت عاشقِ رسول فنا فی الرسول مولانا الحاج حضرت غلام علی صاحب نقشبندی، مجددی فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب لہندے والوں کا

وصال ہوا تو میری عمر اس وقت بیس بائیس سال کی تخمیناً تھی۔ اور پیدائش حضرت باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے وصال شریف کے موقع پر ہوئی۔ باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال شریف ۱۲۸۸ھ میں ہوا ہے۔ اس حساب سے حضرت صاحب لہندے والوں کا وصال ۱۳۱۱ھ کو ہی حساب میں آتا ہے۔

حالات حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

فرزند اصغر حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ بھی صاحب کمال اور صاحب کرامت ولی تھے۔ حضور کی بیعت حضرت باباجی صاحب خواجہ فقیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ حضرت باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ دورہ فرماتے فرماتے باولی شریف تشریف لائے تو حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے چھوٹے صاحبزادہ صاحب خواجہ غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کو بیعت مسنونہ کے لئے پیش کیا تو حضرت باباجی صاحب خواجہ فقیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت مسنونہ سے سرفراز فرما کر ساتھ ہی خلعتِ خلافت سے بھی سرفراز کر دیا۔ حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ المعروف بہ چڑھدے والے صاحب کہ ان کا مکان شریف مشرقی جانب تھا اس لئے ان کو چڑھدے والے صاحب کہا جاتا ہے۔

حضور کی بھی ریاضات، مجاہدات، کرامات بے شمار ہیں لیکن مشت نمونہ از خروارے کے لئے دو تین تبرکاً درج ہیں:

کرامات

(۱) حضرت امیر ملت سید پیر حافظ جماعت علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ محدث علی پوری نے بمقام محال متصل دینہ بیان فرمایا تھا کہ حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا تو حضور نے فرمایا کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر کو نگل لیا ہے۔ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ اگر مجھے اجازت ہو تو مقابلہ کے لئے جاؤں تو حضور نے فرمایا کہ ضرور تشریف لے جاؤ تو اس میں اشارہ تھا کہ تصویر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد حضرت

امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ یعنی پیر حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب کو مرزا قادیانی پر فتح و نصرت حاصل ہوگی اور آپ اس پر غالب آئیں گے اور مرزا قادیانی کو شکست فاش ہوگی۔ پھر واقعی حضرت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے لاہور پہنچ کر مرزا کو چیلنج مناظرہ ومقابلہ دیا۔ تین مرتبہ اشتہاری صورت میں چیلنج دیا۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ اگر اب بھی نہ آئیگا تو دبائے ہیضہ سے مردار ہوگا۔ واقعی یہ معاملہ اسی طرح ہوا اور اسی دن ہوا۔

(۲) حضرت پیر حافظ جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ دورہ میں تھے اور اسی اثنا میں علی پور سیداں تشریف لائے۔ حضور مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مجھے ایک درد بھری اطلاع موصول ہوئی کہ ہمارے خاندان کے لوگ جو کہیں شادی پر گئے ہوئے تھے وہ واپسی پر کشتیوں میں سوار ہوئے۔ ہوائے مخالف نے کشتیوں کو ڈبو دیا ہے۔ شاہ صاحب فرماتے تھے کہ میں گھبرایا ہوا حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور درد بھری بات عرض کردی۔ حضرت صاحب نے فرمایا شاہ صاحب مت گھبراؤ۔ خیریت ہے۔ میری عادت نہیں ہے کہ ہر بات کی پیشینگوئی کروں لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ دونوں کشتیاں سلامتی سے کنارہ پر لگ گئی ہیں صرف اڈہ سے کچھ دور پیچھے چلی گئی ہیں۔ شاہ صاحب فرماتے تھے کہ واقعی ہمارے سب لوگ بخیریت گھر آگئے حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کتابوں کا مطالعہ بہت فرماتے۔ تفسیر "روح البیان" وغیرہ دورہ میں ساتھ رکھتے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ حضور اور حضرات کرام تو میدان طریقت میں آکر کتابیں سٹ دیتے ہیں اور آپ اکثر مطالعہ میں وقت صرف کرتے ہیں۔ حضور نے انکساری اور تواضع سے فرمایا کہ وہ حضرات تو اپنی منزل مقصود پر فائز ہوگئے ہیں اور میں وہاں تک ابھی نہیں پہنچ سکا۔ تو جو کتابیں محنت سے پڑھی تھیں انہیں میں کیسے چھوڑ دوں۔ حضور کا سن پیدائش تو یاد نہیں البتہ وصال شریف ۱۲ رفروری ۱۹۱۲ء کو ہوا تھا جو کہ شمسی مہینہ کے حساب سے ۳ ر پھاگن کے مطابق ہے۔

جناب باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کے بڑے صاحبزادہ صاحب حضرت محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کے چھوٹے صاحبزادہ حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ ان تینوں حضرات کے وصال شمسی مہینہ کے حساب سے ۳ ر پھاگن کو ہوئے اور سن ہجری اور عیسوی کے مہینوں میں اختلاف ہے۔

حالات حضرت خواجہ محمد غوث صاحب رحمتہ اللہ علیہ

فرزند حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ المعروف لہندے والے صاحب

حضرت صاحبزادہ محمد غوث صاحب رحمتہ اللہ علیہ صغر سنی میں ہی تھے کہ آپ کے سر سے والد بزرگوار کا سایہ اُٹھ گیا کہ واصل باللہ ہوگئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے سایۂ عاطفت میں پرورش حاصل کی اور آپ کے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے ماموں میاں غلام نبی صاحب مرحوم نے خدمت حضرت صاحبزادہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی اور ان کی والدہ محترمہ کے خدمت کے فرائض بھی ادا کئے۔ اور یاران طریقت کی خوب خوش اسلوبی سے اور خندہ پیشانی کے ساتھ دیکھ بھال کرتے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ ظاہری علم کے اکتساب کے لئے بمقام قصبہ گھوڑی پر سوار ہو کر جاتے آتے۔ موطا امام محمد رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ اور کتب درسیہ بھی وہاں سے پڑھیں۔ آپ مادرزاد ہی ولی کامل تھے۔ ایک دفعہ کسی سنگی نے عرض کی کہ حضور یہ گائے نر جنے گی یا مادہ۔ تو حضور نے جیسا ہی فرمایا تھا ویسا ہی معرض وجود میں آیا۔ حضور کو بچپن میں ہی علم باطنی کا ورثہ مل چکا تھا۔ ایک دفعہ باولے کتے کا کاٹا ہوا جو کتے کے ذریعے آدمیوں کو ایذا رسانی کرتا اور کاٹتا۔ باندھ کر حضور کے پاس لاتے تو حضور نے دم کیا۔ فوری طور پر جسم سے زہر اتر گیا اور کلی صحت سے بہرہ ور ہوا۔ ایک دن آپ اپنے چچا جان حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی حضور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے محبت بھرے الفاظ سے فرمایا۔ کاکا جی باولی شریف میں وبائے طاعون کے ذریعے لوگ موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے عرض کی کہ چچا جان وبائے طاعون سے ۷۲ آدمی جب مرچکیں گے ان کے بعد ان کا ایک سردار چل بسے گا تو پھر بیماری ختم ہو جائے گی۔ مشیت ایزدی کا تقاضا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی جانی قربانی کو منظور کر لیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب سب سے آخر یعنی ۷۲ آدمیوں کے بعد چل بسے اور بیماری ختم ہوگئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے بارگاہ الٰہی میں اپنی جانی قربانی پیش کرتے ہوئے وبا سے اوروں کی جانوں کو بچالیا۔ آپ کو اپنے چچا جان اور احباب بھی محبت سے کاکا [illegible]

حضرت امام ربانی خواجہ شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ اقدس میں شہر سرہند شریف میں وبائے طاعون نے بے شمار رجالوں کا شکار کیا۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ طاعون جرب لوالہ چاہتی ہے یعنی کسی کامل ولی کی جانی قربانی کو چاہتی ہے۔ پھر ختم ہو جائے گی۔ کوئی ہے تم میں سے کہ اپنی جان کو قربان کرکے اوروں کی جانوں کو بچائے۔ تب اس وقت حضرت خواجہ محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرزند اکبر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بولے کہ میں اپنی جان کی قربانی کو پیش کرتا ہوں۔ مشیت ایزدی کے حکم سے حضرت خواجہ محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا۔ اور وبائے طاعون بھی ختم ہو گئی۔ اب دفعہ طاعون کی وبا کے لئے حضرت خواجہ محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام کا تعویذ دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس نام کی برکت سے وبائے طاعون کو دور کر دیتے ہیں۔ یہ ہیں بندگان خدا کی قربانیاں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بھی بے شمار ہیں لیکن اختصار کے طور پر کچھ لکھ دی ہیں۔ آپ کی عمر مبارک اٹھارہ انیس سال صرف ہوئی ہے۔ سن وصال یاد نہیں ہے۔ ماہ جیٹھ بکرمی کی ۲۶ تاریخ وصال ہوا ہے۔ اپنے والد ماجد کے بعد اور چچا جان سے پہلے واصل باللہ ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ مدت مدید زندہ رہے۔ ان کی خدمت اور احبابان طریقت کی خدمت گزاری کے لئے آپ کے ماموں جان میاں غلام نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کو وقف کر رکھا۔ حضرت میاں غلام نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی ہمشیرہ صاحبہ والدہ ماجدہ صاحبزادہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت باباجی صاحب خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل تھا۔ حضرت میاں غلام نبی صاحب مرحوم کے صاحبزادہ مولوی محمد فاضل صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے فاضل ہوتے ہیں۔ وہ اپنے والد بزرگوار کی حیاتی میں بمقام ککھہ تارڑ تحصیل پھالیہ میں واصل باحق ہوئے۔ حضرت میاں غلام نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بمعہ اپنے پوتوں کے دربار شریف حضرت صاحب لہندے والوں کی خوب جانفشانی سے خدمت بجالائی۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تو وصال ہو چکا ہے اور آپ کے پوتے صوبیدار نذیر حسین مرحوم اور میاں محمد حسین مرحوم بھی خدمت احباب اور دربار شریف بجالاتے رہے۔ اب ان کا بھی وصال ہو چکا ہے۔ اب ان کے صاحبزادے یہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔

بعض حالات حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ

المعروف چڑھدے والے صاحب

حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد حضرت کی اہلیہ محترمہ جوام الطالبین تھے مدت مدید تک زندہ رہے۔ مائی صاحبہ کی خدمت کے فرائض اور احبابان طریقت جو حضرت صاحب چڑھدے والوں سے وابستہ تھے ان کے خورد ونوش کی دیکھ بھال کرنا اور خوش طبعی سے نشست و برخاست کرنا میاں محمد فضل صاحب رحمتہ اللہ علیہ جو حضرت صاحب کے پالک تھے اپنی زندگی میں ان فرائض کو خوب انجام دیتے رہے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادہ محمد طاہر صاحب اور ان کے بھائی بھی خدمت کے فرائض کو خوب نبھا رہے ہیں۔

حالات حضرت میاں محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ

یہ صاحب حضرت باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ خواجہ محمد خان عالم صاحب کے برادر زادہ یعنی بھتیجے تھے۔ یہ ملازمت کے سلسلہ میں بھی کچھ عرصہ رہے ہیں۔ جب خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو مشائخ کرام حضرات چوراہیہ نے خیال فرمایا کہ حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ کی ظاہری اولاد تو ختم ہوگئی ہے۔ حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے بھائی خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی وصال فرما گئے ہیں اور صاحبزادہ محمد غوث صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرزند حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی رحلت کر گئے ہیں۔ اب یہ ورثہ شریعت و طریقت کا باباجی صاحب کے خاندان میں کسی طرح سے پہنچ جائے تو اس وقت حضرت خواجہ احمد نبی رحمتہ اللہ علیہ المعروف زلفاں والے حضرت صاحب نے حضرت میاں محمد عالم صاحب کو بیعت سے مشرف فرما کر قابل خلافت بنا کر خلافت سے سرفراز۔ حضرت صاحب لہندے والے اور چڑھدے والوں کے بعد حضرت میاں محمد عالم صاحب نے بھی سلسلہ بیعت کو خوب خلوص سے چلایا اور مسجد شریف کو شب و روز نہ چھوڑا۔

حضرت میاں محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آپ کے صاحبزادہ میاں غلام دستگیر صاحب نے شریعت وطریقت کا بازار خوب گرم رکھا۔ آخر وہ بھی قلیل مدت میں ہی چل بسے۔ ان کی اہلیہ محترمہ وران کے صاحبزادگان خادم حسین و مقبول حسین ہیں۔ وہ بھی جناب باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا عرس پاک شمسی تاریخ کے حساب سے ۴، ۵، ۶ چیت کو مناتے ہیں۔

جناب باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ۲ بھائی ہوئے ہیں۔ میاں بدرالدین مرحوم اور میاں لکو مرحوم۔ میاں بدرالدین صاحب مرحوم کی اولاد میں سے میاں محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور میاں لکو صاحب رحمتہ اللہ علیہ بے اولاد ہیں۔ ان دونوں بھائیوں کی قبریں اس چار دیواری میں بنی ہوئی ہیں جو مائیوں صاحبوں کی چار دیواری سے جانب جنوب واقع ہے۔ اس میں حضرت مولانا غلام علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی قبر ہے اور ان کی قبر سے جانب شمال اسی چار دیواری میں دونوں بھائیوں کی قبریں موجود ہیں۔ حضرت مولانا حاجی غلام علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت میاں غلام محمد صاحب مرحوم جن کا تعلق بیعت حضرت صاحب لہندے والوں سے تھا لیکن دونوں باپ بیٹا حضرت صاحب لہندے اور چڑھدے والے صاحب اور ان کے حرموں محترموں کے چشم و چراغ محبوب تھے۔

حضرت مولانا غلام علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت حضرت احمد شاہ صاحب ہمشیرزادہ حضرت خواجہ احمد نبی صاحب رحمتہ اللہ علیہ چورہ شریف المعروف زلفاں والے کے ساتھ تھی۔ ان کو پیر پشتوں بھی کہا جاتا تھا۔ اور ان کو بھی فیض وخلافت اپنے نانا جان حضرت باباجی خواجہ فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل تھی۔

خواجگانِ باولی شریف سے بزرگانِ کرام کا حُسنِ عقیدت

حضرت امیر ملت حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ محدث علی پوری اور حضرت مرد کامل حضرت پیر جماعت علی شاہ ثانی رحمتہ اللہ علیہ علی پوری جب کبھی دربار چورہ شریف میں کسی حاضری کے لئے تشریف لے جاتے۔ حضرات باولی شریف پہلے آ کر ملتے۔ حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ میں حضرات باولیہ کا مرید تو نہیں ہوں لیکن مرید دل سے میرا اعتقاد بھی کمتر نہیں ہے۔ جب کسی کو آپ باولی شریف کی حدود میں بیعت سے مشرف فرماتے تو فرما دیتے کہ باولی شریف ضرور حاضری دیا کرو۔ حضرت سائیں نور صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک مجذوب ڈھنگروٹ شریف میں گزرے ہیں۔ وہ فرمایا کرتے

کہ باولی شریف والے فقیروں کے زمرہ کے ممبر دار ہیں۔
حضرات مشائخ کرام موہڑہ شریف کے جملہ حضرات خوادگان باولی شریف کو اپنے تمام خلفاء پر ترجیح دیتے تھے۔

حضرات باولیہ شریفہ کے عرائس

۱۔ حضرت باباجی صاحب محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک

ماہ قمری کے حساب سے ۲ - ۳ ذوالحجہ
ماہ شمسی کے حساب سے ۳ - ۴ چیت

۲۔ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال شریف ۱۲ شعبان المعظم ہے اور یہی عرس کی تاریخ ہے۔

۳۔ حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک

۲۲ - ۲۴ صفر المظفر

۴۔ صاحبزادہ محمد غوث صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک

۲۵ - ۲۶ جیٹھ

(۱۴) و بہ طفیل حضرت خواجہ محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) و بہ طفیل حضرت خواجہ میر کلال رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) و بہ طفیل شہنشاہ نقشبند حضرت خواجہ بہاؤالدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) و بہ طفیل حضرت خواجہ علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) و بہ طفیل حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) و بہ طفیل حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) و بہ طفیل حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) و بہ طفیل حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) و بہ طفیل حضرت خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) و بہ طفیل حضرت خواجہ عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) و بہ طفیل حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۵) و بہ طفیل حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶) و بہ طفیل حضرت شاہ حجۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷) و بہ طفیل حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

(۲۸) و بہ طفیل حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۲۹) و بہ طفیل حضرت شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۳۰) و بہ طفیل حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱) و بہ طفیل حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۳۲) و بہ طفیل حضرت خواجہ لؤ محمد تیراہی ثم چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۳) و بہ طفیل حضرت خواجہ ہادی نامدار تھیالوی رحمۃ اللہ علیہ (۳۳) و بہ طفیل حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ چوراشریف (۳۳) و بہ طفیل حضرت خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف

(۳۴) و بہ طفیل حضرت خواجہ محمد غالب العالم رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف (۳۴) و بہ طفیل حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف (۳۴) و بہ طفیل صاحبزادہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ

(۳۵) و بہ طفیل حضرت خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف (۳۵) و بہ طفیل حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف

(۳۶) و بہ طفیل صاحبزادہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف